www.KitaboSunnat.com

فلسفۂ ختمِ نبوّت

از

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

مکتبہ مدنیہ
باغبانپورہ جدید ، گوجرانوالہ ، پاکستان
پوسٹ بکس ۴۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلسفۂ ختمِ نبوّت

از

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ مدنیہ

باغبانپورہ جدید، گوجرانوالہ، پاکستان

عطیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اشاعت ــــ ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء

تعداد ــــ دو ہزار

قیمت ــــ ساڑھے تین روپے

سرورق ــــ محمد امان اللہ قادری

طباعت ــــ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ملنے کے پتے

محمد سعید الرحمٰن علوی ــــ ۱۲ اے شاہ جمال لاہور

محمد علی صدیقی قادری ــــ پرانی غلہ منڈی لیہ

صلاح الدین فاروقی ــــ انجمن شبان اسلام ٹیکسلا

محمد یعقوب قصوری ــــ نصرت العلوم گوجرانوالہ

مکتبہ مدنیہ ــــ ۱۷ اردو بازار لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
... بے ...
41201
....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ!

ستر برس کی طویل اور صبر آزما جد و جہد اور پنجہ آزمائی کے بعد الحمد للہ کہ قادیانیت کا فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا ـــــ اس کے حل میں علمائے اُمت، زعمائے ملت اور شہدائے ختمِ نبوت کا جس قدر حصہ ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں ـــ اب ضرورت اس امر کی ہے، جملہ مسلمان اپنے عمل کی پختگی اور دلائل کی مضبوطی کے ساتھ اس تحریکِ ارتداد کو اپنے آخری انجام تک پہنچا کر دم لیں ـــــ پاکستان کی لائقِ احترام پارلیمنٹ نے جس عقیدہ و نظریہ کو بنیاد و اساس بنا کر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کی ہے، ضروری ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر غلام اس سے مکمل واقفیت و آگہی حاصل کرے ـــــ اور بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم ـــــ اسلام کے پلیٹ فارم ـــــ پر اکٹھا کرنے کی پُر خلوص جدّ و جُہد کرے ؎

رونق از ما محفلِ ایام را
اُو رُسل را ختم و ما اقوام را

حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی ـــــ فلسفۂ ختمِ نبوت ـــ اسی عالمگیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت کی ایک دلنشیں کڑی ہے، یہ کتاب دراصل حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا وہ مایہ ناز مقالہ ہے جو انہوں نے "قصص القرآن" کی چوتھی جلد کے دوسرے ایڈیشن میں ایزاد کیا اور اب افادہ عام کی غرض سے موجودہ کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالے قبول فرمائیں۔

ابو مسلم نوشاہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُصنف

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ ۱۸۹۸ء میں سیوہارہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں دہلی میں وفات پائی۔ مدرسہ فیضِ عام سیوہارہ، مدرسہ شاہی باغ مراد آباد اور دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ اساتذہ میں امام العصر علامہ انور شاہ کاشمیریؒ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ایسے نادرِ روزگار شیوخ کا شمار ہوتا ہے۔ مختلف اوقات میں دارالعلوم دیوبند، مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل اور مدرسہ اسلامیہ کلکتہ میں درس دیا۔ ندوۃ المصنفین دہلی کی بنیاد رکھی۔ یوپی کی اسمبلی اور ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ممبر رہے۔

درجِ ذیل بلند پایہ کتابیں تصنیف فرمائیں:

۱۔ قصص القرآن، چار جلد۔ ۲۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ ۳۔ اخلاق اور فلسفۂ اخلاق۔ ۴۔ بلاغ المبین۔ ۵۔ رسولِ کریمؐ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ

أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

(القرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً والصلوٰۃ والسلام علی محمدن المبعوث کافۃ للناس بشیراً ونذیراً اما بعد! نبوت و رسالت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا تھا رُشد و ہدایت کے اسلوب و نہج کے لحاظ سے اس معنی میں یکسانیت رکھتا ہے کہ اس تمام سلسلہ میں نبوت و رسالت جُغرافیائی حدود میں محدود رہی ہے اور اس لیے مختلف زبانوں میں ایک ہی وقت میں متعدد انبیاء علیہم السلام کی بعثت فرائضِ رسالت ادا کرتی رہی ہے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پیغامِ حق نے اگرچہ ایک گونہ وسعت اختیار کی اور بنی اسرائیل کی گم کردہ راہ بھیڑوں کے علاوہ بھی بعض حلقۂ انسانی اس دعوت کے مخاطب بنے تاہم انہوں نے عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا اور انجیل شاہد ہے کہ خود ذاتِ قدسی نے بہ صراحت کہہ دیا کہ ان کی بعثت کا تخاطب محدود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ سلسلہ آخر کب تک اسی طرح محدود رہ سکتا تھا اور جو حلقۂ دعوت وارشاد آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وُسعت گیر ہوتا جارہا تھا وہ قانونِ قدرت کے عام اصول کے خلاف کس طرح ہمیشہ کے لیے محصور رہ سکتا تھا۔

البتہ انتظار تھا تو اس کا کہ وُہ وقت قریب آجائے جبکہ دُنیا کی وسیع پہنائیوں اور عالمگیر وسعتوں کے درمیان ایسی ہم آہنگی پیدا ہو جائے کہ نہ ایک کے مفاد و مضار دوسرے حصّوں سے اوجھل ہو سکیں اور نہ بیگانہ و بے تعلق رہ سکیں بلکہ خدا کی یہ وسیع کائنات مادی اسباب کی ہمہ گیری کی بدولت ایک کنبہ بن جائے اور انسان کبیر (عالم) کے تمام جوارح (ممالک و امصار) ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ ایک کا نفع وضرر دوسروں کے نفع وضرر پر اثر انداز ہونے لگے۔ بلکہ قانونِ فطرت اپنا مظاہرہ کرے اور مادی دُنیا کی ہمہ گیر ہم آہنگی کے رُونما ہونے سے قبل روحانی پیغامِ سعادت کو عالمگیر وسعت اور ہمہ گیر عظمت عطا فرمائے۔ چنانچہ عالمِ اسباب میں فطرت کے عام قانون کی طرح رُشد و ہدایت کا جو آغاز پہلے انسان کے ذریعہ ہوا تھا اس کا انجام اُس مقدس ہستی تک پہنچ کر کامل و مکمل ہو گیا جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ کے اس پہلو کی تعبیر یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ اس عالمِ رنگ و بو میں دو زندگیاں توام اور ہم رشتہ نظر آتی ہیں، ایک مادی اور دوسری روحانی اور خدائے برتر کی ربوبیتِ کاملہ نے عالم کی ان ہر دو حیات کی رہ گزر کے لیے روشنی کا بھی انتظام کیا ہے تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر زندگی کی ٹھوکروں لغزشوں اور تاریک راہوں سے محفوظ رہا جا سکے، چنانچہ اسی مقصد کے لیے اس نے مادی دنیا کے لیے آگ کا درخت لگایا۔ "أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ٥ چقماق میں آگ پیدا کی اور تیل کو ذریعہ بنا کر دیئے کو روشنی بخشی۔ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ٥ مگر اس روشنی کو آغاز بھی بخشا اور انجام بھی اور فطری اور مصنوعی دونوں طریقوں سے اس کی ابتدا کو انتہا تک پہنچا کر کامل و مکمل کر دیا کہ اس کے بعد روشنی کی طلب باقی رہے نہ انتظار۔

غرض جو روشنی صنعت کے ہاتھوں دیئے کی شکل میں نمود پذیر ہوئی اور شمع کافوری، لالٹین، روشن گیس اور بجلی کے قمقموں کی شکل میں ترقی کرتی رہی اور جو روشنی براہ راست فطرت کے ہاتھوں چھوٹے سے ستارہ کی صورت میں چمکی اور بڑے بڑے روشن ستاروں اور بدر و قمر کی شکل میں روبہ ترقی نظر آتی رہی وہ آخر کار ایک ایسی روشنی پر جا کر رک گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اور طلب و انتظار کی تمام فرصتیں اس روشنی میں جاکر ختم ہو گئیں، دُنیا نے جس کو آفتاب کہہ کر پکارا۔

اسی طرح اس کی رحمتِ عام اور ربوبیتِ کامل نے روحانی روشنی کا آغاز پہلے انسان حضرت (آدم علیہ السلام) کے ذریعہ کیا اور مادی دُنیا کی وسعتوں کے ساتھ ساتھ اس کو نوح، ہود، صالح، ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، موسیٰ، عیسیٰ (علیہم السلام) جیسے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ روحانی ستارے اور قمر و بدر بنا کر وسعت عطا فرمائی اور آہستہ آہستہ ترقی دے کر اُس درجہ پر پہنچا دیا کہ مناسب وقت آنے پر وُہ روشنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیغام رُشد و ہدایت کی شکل میں آفتابِ رُوحانیت بن کر سارے عالم پر چھا گئی۔

یہی وجہ ہے کہ اگر قرآن عزیز نے سورۂ قمر میں مادی آفتاب کے لیے 'سراج' کی تشبیہ دے کر اس کی عالمگیر درخشانی کا ذکر فرمایا تو سورۂ احزاب میں رُوحانی آفتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو 'سراجاً منیراً' کہہ کر دونوں آفتاب ہائے درخشاں کی ہم آہنگی کا اعلان فرمایا اور مادی و رُوحانی ہر دو آفتاب عالمتاب کو سراج (چراغ) سے تشبیہ دے کر ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ گو یہ روشنیاں اپنی ہمہ گیر وسعت کے لحاظ سے آفتاب کہلانے کی مستحق ہیں تاہم یہ بات کس طرح فراموش نہیں ہونی چاہیئے کہ یہ انجام اصل کے اعتبار سے اسی آغاز کا کامل و مکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمونہ ہے جس کی ابتدائی نمود روحانی اور مادی دیئے (سراج) سے ہوئی اور روحانی وُسعت وعظمت کے لحاظ سے بعض کو بعض پر اور ایک کو سب پر فضیلت و برتری حاصل ہوئی مگر اصل اور بنیاد کے پیشِ نظر سب کی نہاد ایک ہی روشنی وحیِ الٰہی سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

الانبیاء اخوة من علات امهاتهم شتّٰی ودینهم واحد

ان ہر دو حقائق کے پیشِ نظر لانے کے بعد یہ حقیقت بھی لائق توجہ ہے کہ فطرت ہم کو روز و شب یہ تماشا دکھلا رہی ہے کہ اس کارزارِ حیات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ زیر و بم، نشیب و فراز، عروج و زوال اور زوال و کمال کے دائرہ میں محدود و محصور ہے یعنی جب کسی امر کے متعلق کہا جائے کہ یہ عروج و کمال کو پہنچ رہا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اب سے قبل اس میں جو کمی تھی وُہ پوری ہو رہی ہے اور اسی طرح جب یہ سُنا جاتا ہے کہ فلاں شئے ابھی ابتدائی درجہ میں ہے تو اس سے یہ مُراد ہوتی ہے کہ اس کو ابھی یہ حدِ کمال پہنچنا ہے۔

غرض آغاز اور انجام، ابتدا اور انتہا ان ہی دو نقطوں سے کارزارِ ہستی کا دائرہ بنتا ہے اور یہی دونوں زوال و عروج، نقص و کمال اور نشیب و فراز کی پرکار بناتے ہیں پس آدم علیہ السلام نبوت کا آغاز تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا آخری انجام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جو شخص بھی دلیل یا وجدان کی ہدایت سے یہ تسلیم کرتا ہے کہ کائناتِ ہست و بود سب کچھ اسی کی مخلوق ہے تو گویا وہ یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ یہ سب نہ ازلی ہیں نہ ابدی بلکہ اُن کے لیے آغاز بھی ہے اور انجام بھی، اور اس لیے انسانی تخلیق نے کوئی بھی رُوپ اختیار کیا ہو بہرحال پہلا انسان اپنے ساتھ ہی مادی و روحانی ہدایت لے کر آیا ہے اور یہی وُہ آغاز تھا جس کو ادیانِ سماوی نے نبوتِ آدم کے نام سے یاد کیا ہے اور جس کا سلسلہ برابر اس دُنیا میں قائم رہا تا آنکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کا ظہور ہوا اور ذاتِ قدسی صفات نے بعثتِ عام کا اعلان فرمایا۔

تو اب اس روحانی رُشد و ہدایت یا پیغامِ الٰہی کے نشو و ارتقاء کے لیے اگر ذاتِ اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ختمِ نبوت کو وابستہ نہ سمجھا جائے تب تین صورتوں میں سے کوئی ایک صُورت ہی وقوع پذیر تسلیم کی جا سکتی ہے۔ ایک یہ کہ سلسلۂ نبوت و رسالت نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوا بلکہ اس سے آگے ترقی و تکمیل کی راہ پر گامزن ہے یہاں تک کہ اس حدِ کمال تک پہنچ جائے جس کے بعد کسی تکمیل کی حاجت باقی نہ رہے، دُوسری صُورت یہ کہ اس سلسلہ کے آغاز نے جو ترقی کی راہ اختیار کی ہے وُہ تنزل کی جانب مائل ہو جائے اور یہ پیغام کسی طرح بھی شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکے۔ تیسری شکل یہ ہے کہ جو سلسلہ ایک خاص حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رُو بہ ترقی ہے وُہ جب حدِ تکمیل کو پہنچ جائے تو پھر کمال صورتِ زوال اختیار کر لے یا یوں کہہ دیجیے کہ حدِ کمال آغاز کی جانب لوٹ جائے اور تحصیلِ حاصل کا نمونہ پیش کر دے۔

لیکن آخری دو شکلیں غیر معقول بلکہ فطری تقاضا کے خلاف ہیں، پہلی صُورت تو اس لیے کہ اس سے خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کا ملہ اور صفتِ رحمت و قدرت کا نقص لازم آتا ہے کہ جس مقصد سے اُس نے ایک آغاز کیا تھا اسی مرضی و مشیت کے باوجود اس کو درجۂ تکمیل نہ دے سکا۔ تعالی اللہ علواً کبیرًا۔

اور اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ گویا مان لینا ہوگا کہ کائنات ہست و بُود میں نقص، نشیب، زوال اور ابتداء کے علاوہ کمال، فراز، عروج اور انتہاء کا وجود ہی نہیں ہے گویا دُکانِ فطرت میں عیب کے سوا ہنر کا کوئی سودا موجود ہی نہیں۔ اسی طرح دوسری شکل، اس لیے جب کہ تکمیل ایسی حقیقت کا نام ہے جس کے بعد اس سلسلہ کی نہ ضرورت باقی رہے نہ طلب تو پھر رُشد و ہدایت اور پیغامِ حق جیسی روشن شئے کے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد اس کو ابتداء سے پھر دُہرانا بے معنی بات ہے اور تحصیل حاصل نہ عقل کا کام ہے نہ حکمت و دانائی کا۔ چہ جائیکہ ایسے فعل کی نسبت اس ذات کی جانب ہو جس کے لیے کہا گیا ہے اِنَّ رَبَّكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ۔

پس اگر مؤخر الذکر دونوں صورتیں غیر معقول اور ناقابلِ توجہ ہیں تو اب پہلی شکل ہی لائق غور رہ جاتی ہے مگر جب اس کی تحلیل کی جائے تو یہ سوال خود بخود سامنے آجاتا ہے کہ جب کہ تاریخ ادیان و ملل نے ملکہ واقعات وحقائق نے یہ ثابت کر دیا اور روشن دلائل و براہین سے ثابت کر دیا کہ قرآن عزیز ایک ایسا رُوحانی قانون، دستور آئین اور پیغام رُشد و ہدایت ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام سابقہ ادیان اور موجودہ مدعیانِ وحی و الہام عاجز و درماندہ رہے ہیں اور ہیں تو پھر علم و عقل اور حکمت و دانش کا وُہ کون سا تقاضا ہے جس کے پیشِ نظر اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ کا انکار کیا جا سکے اور جو تکمیل کہ محمد صلی علیہ وسلم کے ذریعہ ہو چکی اس کو جھٹلا کر اور تاریخ ادیان کی صاف اور صادق شہادت کا منکر بن کر اس سلسلہ کی آخری کڑی "نبی منتظر" کے لیے چشم براہ ہوا جا سکے۔

یہی وُہ حقیقت ہے جس کو قرآنِ عزیز نے "وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کہہ کر روشن کیا ہے اور جس کی شہادت خود ذاتِ قدسی صفات نے یہ کہہ کر دی ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ   میری اور دُوسرے انبیاء علیہم السلام

www.KitaboSunnat.co

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم مثلی ومثل النبیین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلک اللبنة (مسلم)

کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور اس کو مکمل کر لیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس میں قصرِ نبوت کی وہی اینٹ ہوں جس نے آکر اس قصر کی تکمیل کر دی ۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس بات کو مان لینے میں کیا حرج ہے کہ قصرِ نبوت کی تکمیل آپ ہی کی ذات سے ہوئی لیکن پھر آپ کے کمالِ نبوت کے مختلف اطوار و احوال میں سے یہ امتیازی شان بھی منصۂ شہود پر آئی کہ جو شخص بھی جدید نبی یا رسول بنے اس کا انتساب آپ ہی کے فیضِ نبوت کے ساتھ وابستہ ہو یعنی آئندہ بھی نبی اور رسول آتے رہیں مگر وہ مستقل نہ ہوں بلکہ آپ کے ماتحت اور قرآن ہی کے زیرِ نگیں ہوں لیکن یہ کہنا اس لیے صحیح نہیں ہے کہ جو بات کہی گئی اس کو خواہ کسی خوبصورت سے خوبصورت عنوان سے کہیئے سب کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بعد نبی اور رسول کی احتیاج باقی ہے اور اس کے بغیر دینِ الٰہی اور پیغامِ ربانی تشنۂ تکمیل ہے ورنہ تو تکمیلِ نبوت کے بعد نبی اور رسول کی جگہ خاتم النبیین کے صف نائب اور جانشین ہونے چاہئیں تاکہ ان کے ذریعہ پیغامِ کامل اور ہدایتِ تام کی یاد دہانی ہوتی رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی وُہ نیابت و وراثت ہے جس کا حقِ خدمت علماء اُمت "علماءِ اُمّتی کانبیاءِ بنی اسرائیل" اور "العلماءُ ورثۃُ الانبیاء" کے مصداق بن کر ادا کرتے چلے آئے ہیں اور تا قیامِ حشر کرتے رہیں گے۔

اس اہم مسئلہ کی وضاحت یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ کتابِ کائنات کے وُہ صفحات جن پر مذاہبِ وملل کی تاریخ ثبت ہے شاہد ہیں کہ انقطاعِ عالم کے درمیان رسل و رسائل اور دیگر وسائل کے مفقود ہونے کی وجہ سے جبکہ فطرت نے رشد و ہدایت کے پیغام کو عرصہ مدید تک جغرافیائی حدود میں محدود رکھا اور اس لیے ایک ہی دور میں متعدد مقامات پر متعدد انبیاء و رسل کا ظہور ہوتا رہا اور پھر جب کائنات پر وُہ زمانہ پرتو ڈالنے لگا جس کے قریبی عرصہ میں ساری کائنات کے باہم روابط نے ہم آہنگی اور تعارف کی بنیاد ڈال دی اور فطری تقاضا کی بناء پر روحانی پیغام نے بھی بعثتِ خاص کی جگہ بعثتِ عام کی شکل اختیار کرلی اور ایک ایسا پیغام آگیا جو تمام عالم کے لیے یکساں طور پر بہ یک وقت رُشد و ہدایت کا آفتاب بن کر درخشاں ہے تو اس کے بعد یا تو یہ ہونا چاہیئے کہ وہی پیغام رہتی دُنیا تک کے لیے رُشد و ہدایت کا پیغام بنے اور جس پیغمبر کی معرفت وُہ پیغام آیا ہے اس کی ذاتِ اقدس کو اس پیغام کا مکمل و متمم مان کر خاتم الانبیاء والرسل تسلیم کیا جائے ورنہ غور کیا جائے کہ محدود پیغام و دعوتِ حق کے بعد جب بعثتِ عام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری کائنات کی راہنمائی کا فرض انجام دے دیا تو اس کے بعد ضرورت و طلب کا کونسا عنوان باقی رہا جس کی تکمیل کے لیے اس سلسلہ کو پھر بھی جاری رکھا جائے اور یا بعثتِ خاص کو دُہرایا جائے جس کا حاصل عروج سے انحطاط کی شکل میں ظاہر ہو اور یا بعثتِ عام کی تحصیل حاصل کی غیر معقولیت، معقولیت کی شکل اختیار کرے اور آیت "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" کی بشارت کو بے حقیقت بنا دیا جائے۔

ذاتِ اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ عام کے بعد ایسی حیثیت سے اس سلسلہ کا اجرا تحصیل حاصل اور غیر معقول اس لیے ہے کہ فطرت کے مادی اور روحانی تقاضا کے خلاف اگر قدرتِ حق کو یہ منظور تھا کہ پیغام و دعوت اور نظامِ رُشد و ہدایت تدریجی طور پر ترقی پذیر نہ ہو اور مادی دُنیا کے محدود حالات سے بے نیاز ہو کر انجام پائے تو بلاشبہ آغاز ہی میں وحی الٰہی بعثتِ عام کی شکل اختیار کرتی اور پھر رہتی دُنیا تک وہی بروئے کار ہوتی اور یا اس کا سلسلہ کسی تکمیل کا محتاج نہ ہو کر رہتی دُنیا تک تجدید کی شکل میں جاری رہتا۔

مگر واقعات اور مشاہدات اس کے خلاف ہیں اور اول محدود پیغامات کا سلسلہ اور ان کے درمیان ترقی پذیر وسعت کا دائرہ اور پھر دعوتِ عام کی شکل میں اس ترقی کی انتہا، یہ پوری تدریجی کیفیت صاف بتلا رہی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرتِ الٰہی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ دُوسرے امور کی طرح رُشد و ہدایتِ الٰہی کا یہ پیغام بھی آغاز کی نمود کے ساتھ آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وُسعت گیر ہوتا رہے تا آنکہ وُہ وقت آجائے کہ یہ وسعت عالمگیر دعوت بن کر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے اور یہ سلسلہ اس حد پر پہنچ کر ختم ہو جائے اور آئندہ نبی و رسول کی جگہ نائبینِ رسول علماء تا قیامِ ساعت اس مکمل قانونِ دعوت کی روشنی میں تبلیغ حق کا فرض انجام دیتے رہیں تا کہ ایک جانب وحدتِ اُمّت، کا وُہ نظام جو بعثتِ عام اور دعوتِ عام سے وابستہ ہو چکا ہے پارہ پارہ نہ ہو سکے اور دوسری جانب حیاتِ عالم کے ساتھ ساتھ اس پیغامِ حق کا فرض بھی مسلسل ادا ہوتا رہے اور اس طرح خدائے برتر کا یہ اعلان تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا، جدید نبی منتظر اور رسولِ مطلوب کے نظریہ کی شکل میں بے روح ہو کر نہ رہ جائے۔

سطورِ بالا میں انبیاء علیہم السلام کے پیغامِ حق کی وحدت کا تذکرہ آچکا ہے مسئلہ ختمِ نبوت کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے اور اس سلسلہ کی دلیلِ روشن کے لیے تمہید و توطیہ بننے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہم اس خاکدانِ ہستی پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہے کہ ہر کثرت کے لیے کوئی نقطۂ وحدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور ہے چنانچہ افراد کے لیے نوع، انواع کے لیے جنس، اجناس کے لیے جوہر، جواہر کے لیے وجود اور وجودات کے لیے وجود بحت (خالص) محور و مرکز ہے اسی طرح اجسام کے لیے سطح، سطحات کے لیے خط اور خطوط کے لیے نقطہ مرکز و مدار ہے، نیز اعداد خواہ اپنی کثرت میں کسی حد تک کیوں نہ پہنچ جائیں ان کا محور و مرکز بہر حالت میں "اکائی" ہے۔

غرض جب بھی کسی کثرت کا تصور کیجیے اس کے ساتھ وحدت کا تصور لازم و ضروری ہے اور اگر وحدت کو پیشِ نظر لائیے تو وہ کسی نہ کسی کثرت کے لیے محور و مرکز ہونے کا ضرور پتہ دیتی ہے پس وحدت و کثرت کا یہی رابطہ ہے جس نے حدودِ عدم سے گزر کر ہست کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور اس کو عالمِ ہست و بود کا نام دیا۔

تو اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھ کر جب ہم سلسلۂ نبوت و رسالت پر نظر ڈالتے ہیں اور سبع سماوات کی طرح سطحِ عالم پر مختلف ادوار میں ہزارہا سیارگانِ رشد و ہدایت کو ضوفشاں پاتے ہیں تب مسطورہ بالا حقیقت کی بنیاد پر فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اس کثرت کا بھی کوئی نقطۂ وحدت ضرور ہونا چاہیے جو کثرت کے لیے محور و مرکز بن سکے اور جس طرح "اکائی" کے بعد کثرت کے لیے کوئی اور مبدا و منتہا نہیں ہے اسی طرح انبیاء و رسل کے سلسلۂ کثرت کے لیے بھی ایک ہی مبدا و منتہا ہونا ازبس ضروری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ حقیقت ہے جو "ختم نبوت" کے نام سے موسوم ہے اور اسی کو قرآن حکیم نے اس جوہر حکمت کے ساتھ ادا کیا ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں تاہم وہ خدا کے پیغمبر اور آخر الانبیاء ہیں۔

"نبوت" "نبأ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی "خبر دینا" ہے اور "رسالت" کے معنی پیغام ہیں اور اسلام کی اصطلاح میں نبوت و رسالت خدا کی جانب سے ایک منصب ہے جو مخلوق کی رشد و ہدایت کے لیے کسی مخصوص انسان کو عطا ہوتا ہے اور اس کے لائے ہوئے پیغام کو "وحی" کہتے ہیں کیونکہ یہ پیغام درحقیقت پیغامبر کا اپنا کلام نہیں ہوتا۔ بلکہ خدائے برتر کا فرمان ہوتا ہے جس میں خطاء و قصور یا سہو و نسیان کی مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (حم سجدہ)

اس (وحی الٰہی) کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے باطل کا گزر بھی نہیں ہوتا یہ تو اتارا ہے حکمت والے ہر طرح قابل ستائش والے کی جانب سے (یعنی خدا کی جانب سے)

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب خدائے برحق کسی شخصیت کو نبوت و رسالت یعنی پیغام حق سے سرفراز کر دیتا ہے تو تمام انسانوں کا فرض ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک خدا کے فرمان وحی الٰہی کے سامنے بے چون وچرا سرِ تسلیم خم کردیں وہ شخصیت کی صداقت اور خدا کی جانب سے اس کے دعوئے وحی کی حقانیت کا تو ہر حیثیت سے حق رکھتے ہیں لیکن اگر اس کے دونوں دعووں کی تصدیق و تائید عقل کی راہ سے دلائل و براہین کے ساتھ ہو جائے اور کسوٹی پر اس کی صداقت بے لوث اور صاف روشن ہو جائے تب اس کے دیئے ہوئے پیغام خدا کو ماننے نہ ماننے میں وہ آزاد نہیں رہ سکتے اور بلاشبہ اس کے پیغام کو پیغام حق سمجھ کر قبول کرلینا اور اس کے سامنے سرِ نیاز جھکا دینا فرضِ اولین ہے۔ ہاں چونکہ وہ پیغام کسی بڑے سے بڑے عاقل و فرزانہ انسان کا پیغام نہیں بلکہ پیغام الٰہی ہے اس لیے وہ خود یہ ضروری سمجھتا ہے کہ جو کچھ کہے عقل کی کنج و کاؤ سے خواہ کتنا ہی بالاتر ہو لیکن عقل کی نگاہ میں اور دلائل و براہین کی ترازو میں ناممکن اور محال نہ ہو کیونکہ فطرت اور عقل کے درمیان بیر نہیں ہے بلکہ عقل، فطرت کے قوانین کے سمجھنے اور سمجھ کر قبول کرنے کیلئے بہترین ذریعہ اور آلہ ہے اور وحی الٰہی درحقیقت فطرت کے روحانی قوانین کی ترجمان ہے۔

بہرحال کسی نبی یا رسول کے مبعوث ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی مخلوق جن و بشر، اپنی روحانی سعادت اور اخلاق و کردار کی بلندی کے لیے اپنے عقل و دماغ کے اختراع کی بجائے پیغام حق کو راہنما بنائے تاکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذی عقل کائناتِ الٰہی اس راہ میں رقیبانہ تضاد و تصادم سے بے نیاز ہو کر انسانوں کے نہیں بلکہ انسانوں کے پیدا کرنے والے خدا کے قوانین پر عمل پیرا ہو کر اجتماعی وحدت، عالمگیر اخوت و مساوات کی قدروں کو حاصل کر سکیں اور ایک دوسرے کا حاکم و محکوم اور آقا و غلام بننے کے بجائے سب ہی یکساں طور پر صرف اپنے پیدا کرنے والے ہی کے محکوم و غلام بن جائیں

دوسری جانب اس خاکدانِ عالم کا یہ حال ہے کہ اس کی ہر ایک شئے نشو و ارتقاء کے قانونِ قدرت میں جکڑی ہوئی نظر آتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر مادی اور روحانی قوانین و نوامیس کی خالق ایک ہی ذات ہے تو بلاشبہ دونوں کے نوامیس و قوانین میں ہم آہنگی اور وحدت کارفرما نظر آنی چاہیئے ورنہ العیاذ باللہ وحدت و اکائی کی جگہ دوئی کو محور و مرکز ماننا پڑے گا جو فطرتاً ناممکن اور عقلاً محال ہے۔

تب از بس ضروری ہے کہ رشد و ہدایت کے اس منصب 'نبوت و رسالت' کا سلسلہ بھی قانونِ ارتقا سے اسی طرح جکڑا ہوا ہونا چاہیئے جس طرح مادیات کا اور اس لیے تسلیم کرنا ہوگا کہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ ارتقائی بنیادوں پر اس طرح ترقی پذیر ہو کہ کائناتِ انسانی اپنے بقاء و وجود تک کسی وقت بھی اس راہ میں نشو و ارتقاء سے محروم نہ رہے۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد اب رشد و ہدایت کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام کو جو منصب نبوت و رسالت کے نام سے معنون ہے یوں سمجھنا چاہیئے کہ قانونِ قدرت نے ایک جانب انسان کی مادی نشوو ارتقار کا یہ سامان مہیا کیا کہ اس کی عقل و دانش اور اس کے شعور و دماغ کو آہستہ آہستہ ترقی پذیر کرنا شروع کیا اور دُوسری جانب اسی معیار پر انسان کو روحانی و اخلاقی تربیت کا ساز و سامان بھی انبیار و رسل کے ذریعہ آہستہ آہستہ ترقی پذیر شکل میں عطا فرمایا اور آخر ایک وقت وُہ بھی آیا کہ انسان عقل و شعور کی ابتدائی اور متوسط منازل سے گزر کر بلوغ و کمال کی اس حد پر پہنچ گئے جس کو ان کے لیے حدِ کمال کہا جا سکتا ہے اور جس معراجِ کمال پر پہنچ کر انسان "انسانِ کامل" کہلانے کا بجا طور پر مستحق ہو جاتا ہے۔ تاہم حدِ بلوغ کی اس معراجِ ارتقا پر پہنچ جانے پر بھی اس کی جلاء اور صیقل کے لیے رہتی دُنیا تک نت نئے سامان ہوتے رہیں گے اور خالقِ کائنات کی ربوبیتِ کاملہ ان کے کمال کو نقص سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی تربیتِ حق کا ہاتھ اُن سے نہ اُٹھائے گی۔

ٹھیک اسی طرح نبوت و رسالت کی شمعِ رُشد و ہدایت کا یہی حال رہا ہے کہ وُہ ہزاراں ہزار سال تک اپنے ابتدائی اور متوسط منازلِ ارتقار سے گزرتی رہی اور آخر کار وُہ وقت بھی آپہنچا کہ اس کی ترقی اور نشوو ارتقار نے کمال و تمام کی شکل اختیار کر لی اور اس حدِ کمال پر پہنچ گئی جہاں اس کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ کائناتِ ہست و بود کے سامنے ایسا قانونِ مکمل اور دستورِ کامل آگیا جو ہر طرح عقل و شعورِ انسانی کے حدِ بلوغ کے مناسبِ حال ہے اور جس کی راہنمائی اور روشنی عروجِ کمال کی ضامن و کفیل ہے۔ ساتھ ہی اس میں یہ لچک بھی موجود ہے کہ گو یہ قانونِ رُشد و ہدایت اپنے بنیادی اصول کے لحاظ سے اٹل اور غیر متبدل ہے مگر عقل و شعور کے کمال و بلوغ کے تحفظ کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ نے راہیں مسدود نہیں کیں بلکہ رہتی دُنیا تک اس کی تربیت کے سامان مہیا کیے ہیں اسی طرح اس منصبِ نبوت و رسالت کی تکمیل اور نقطۂ ارتقاء کے حدِ کمال پر پہنچ جانے کے بعد اس کی عطا کردہ رشد و ہدایت کے تحفظ کی راہیں بھی بند نہیں کیں اور تا قیامِ قیامت اس کے جلاء و صیقل کے لیے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کا سلسلہ قائم و دائم رکھا۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کو حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر کو ایک روشن مثال کے ذریعہ سمجھایا اور ختمِ نبوت کی حقیقی روح کو مادی شکل میں پیش کر کے حرفِ آخر قرار دیا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء من قبلی کمثل
رجل بنیٰ بیتا فاحسنہ
واجملہ الا موضع لبنۃ
من زاویۃ فجعل الناس
یطوفون بہ ویعجبون لہٗ
ویقولون ھلا وضعت ھذہٖ
اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔
(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء
ومسلم) وفی بعض الفاظہ
فکنت انا سددت موضع
اللبنۃ وختم لی البنیان
وختم لی الرسل۔
(کنز العمال عن ابن عساکر)

میری اور مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں
کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر
بنایا اور اس کو بہت عمدہ آراستہ پیراستہ
کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ
کی جگہ تعمیر میں چھوڑ دی تو اب لوگ اس
کو دیکھنے جوق جوق آتے ہیں اور خوش
ہوتے ہیں مگر ساتھ ہی کہتے جاتے
ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ بھر
دی گئی تاکہ تعمیر کی تکمیل ہو جاتی چنانچہ
میں نے اسی جگہ کو پُر کیا ہے اور میں ہی
نبوت کی آخری اینٹ ہوں جس
سے قصر مکمل ہو گیا اور میں ہی آخر
الانبیاء ہوں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ رب العلمین کی ربوبیت کاملہ نے کائنات ہست و بود میں قانونِ ارتقاء کو جس طرح نافذ فرمایا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ عقل و شعورِ انسانی کے حدِ بلوغ پر پہنچ جانے کے باوجود اس کی ترقی کا سلسلہ تا ابد جاری رہے اور اس میں ایسی پابندی یا روک نہ ہونی چاہیئے جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی صلاحیتوں کے نشوو ارتقا کا سدِباب ہو جائے اور دوسری جانب پیغام حق کا جو سلسلۂ نبوت و رسالت (بذریعہ وحی الٰہی) عالم کی رشد و ہدایت کے لیے عطا ہوا ہے وہ بھی حدِ کمال و تمام پر پہنچ جانے کے باوجود فطرت کے قانونِ ارتقار کے مطابق نہ کمال سے نقص کی جانب رجوع کرے کہ حقیقت ظل اور بروز کے پردہ میں مستور ہو کر رہ جائے اور نہ ربوبیتِ حق کے اس عطاء ونوال اور بخشش کا ہی سدِباب ہو جائے جو "رشد و ہدایت" کے عنوان سے معنون اور عالمِ انسانی کی حقیقی راہنما ہے اس لیے طریقہ یہ رکھا گیا کہ جب انسان اپنے عقل و شعور میں حدِ بلوغ تک پہنچ گیا یا اس کے سامان پوری طرح مہیا ہو گئے تب نبوت و رسالت کو بھی حدِ کمال و تمام پہنچا کر ختم کر دیا گیا اور اعلان کر دیا گیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ (الآیۃ)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (نبوت و رسالت) کو پورا کر دیا۔

مگر رشد و ہدایت کو رہتی دنیا تک اس طرح باقی رکھا کہ آخری پیغمبر کے ذریعہ جو آخری پیغام کامل و مکمل بن کر آیا وہ اساس و بنیاد قرار پائے اور نت نئی مادی ترقیات کے ساتھ ساتھ اس کا فیضانِ علم بھی درخشاں و تاباں رہے اور یہ خدمت علماء حق کے سپرد ہو۔ یہی وہ حقیقت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو کلامِ معجز نظام نے اس انداز میں بیان کیا ہے۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (الآیۃ)	اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس اختلاف کو اللہ اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب رجوع کرو۔

ظاہر ہے کہ اگر نبوت و رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ کر کامل نہ ہوتی اور اس کا سلسلہ کمالِ نبوت ہی کی شکل میں آگے بڑھتا رہتا تو یہ نہ کہا جاتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب یعنی ان کے ارشاداتِ حق کی جانب رجوع کرو بلکہ خطاب یہ ہوتا کہ تم اللہ کی جانب اور جو نبی تم میں موجود ہو اس کی جانب رجوع کرو اس لیے نبوت و رسالت کو ظل و بروز کی اصطلاحوں کی آڑ میں باقی رکھنے کی کوشش کرنا قانونِ فطرت اور دینِ حق کے صریح خلاف اور باطل ہے، چنانچہ اس حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے قرآنِ حکیم نے کئی جگہ مختلف معجزانہ خطابت کو اختیار کیا ہے ایک جگہ ارشاد ہے۔

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام)	اور میری جانب اس قرآن کی وحی کی گئی تاکہ اس کے ذریعہ میں تم کو (بری باتوں سے) ڈراؤں اور ان تمام لوگوں کو بھی جن کو رہتی دنیا تک یہ قرآن پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دُوسری جگہ ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ (انبیاء)

اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔

اور ایک جگہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؀ (فتح)

اللہ وُہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اور اللہ اس کے لیے بطور گواہ کافی ہے۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (نساء)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔

اس آیت میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اب انسانی رُشد و ہدایت کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اب کسی نبی و رسول کی اطاعت کا سوال نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا آخری طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے جو صاحب امر ہوں (علماء مجتہدین خلفاء حق) ان کی پیروی کرو۔

ان آیات بینات کے علاوہ قرآن حکیم نے جن آیات میں خدا کی کتابوں یا رسولوں پر ایمان لانے کی ہدایت کی ہے وہاں یہ کہہ کر "مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ، اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ" کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور قرآن اور اس سے قبل کی کتابوں پر ایمان لاؤ اس حقیقت کو نمایاں کیا اور اظہار ہے کہ جہاں تک پیغمبر اور کتاب اللہ پر ایمان لانے کا تعلق ذات اقدس، قرآن حکیم اور اس سے قبل کے نبیوں، رسولوں اور کتابوں کا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ یہ سلسلہ آگے بشکل نبوت و رسالت اور وحی الٰہی نہیں چلے گا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہی بہ حد کمال پہنچ کر قیامت تک بلافصل باقی اور جاری رہے گی اور قرآن حکیم کامل و مکمل دستور ہدایت بن کر ہمیشہ اس کے لیے زندہ شہادت دے گا۔

حق تعالیٰ کی جانب سے خاتم النبیین کا جو منصب جلیل ذات اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا ہوا ہے عقل و نقل دونوں اعتبار سے ایک اور صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و رسل ہیں اور نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔

تاج العروس میں ہے: (الخاتم من کل شئ عاقبتہ واخرتہ کخاتمتہ والخاتم واخر القوم کالخاتم) ومنہ قولہ تعالیٰ وخاتم النبیین ای اخرھم (الم فصل الخامن باب المیم)

تاج العروس کے علاوہ تمام معتبر اور مشہور عربی لغات ناطق ہیں، کہ "خاتم" بفتح تا ہو یا بکسر تا "آخر شئ" اس کے حقیقی معنی ہیں اور جب کسی شخصیت کے لیے بولا جائے تو "آخر القوم" مراد ہوتے ہیں۔ اس لیے آخر الانبیاء و الرسل ہونا ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خصوصیت ہے جس میں دوسرا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

یہ درست ہے کہ خاتم بمعنی مہر بھی حقیقی معنی ہیں اور یہی نہیں ان دونوں کے ماسوا اس لفظ کے چند اور معانی بھی حقیقی ہیں لیکن اطلاقات ہی اس کو ظاہر کر سکتے ہیں کہ ان ہر دو حقیقی معنی میں سے کون سے معنی برمحل ہیں مثلاً جب آپ ہاتھ میں انگشتری پہنے ہوئے ہوں اور اس پر آپ کا نام کندہ ہو اس وقت اگر کہا جائے کہ "خاتمک فی انملک" تو اس وقت خاتم بمعنی مہر حقیقی معنی ہوں گے لیکن اس لفظ خاتم کو اگر کسی انسان پر اطلاق کریں تو اس وقت خاتم بمعنی آخر حقیقی معنی ہوں گے اور "خاتم القوم" یا "خاتم الانبیاء" تب ہی صحیح ہو گا کہ آنے والا شخص قوم کا آخری فرد یا نبیوں کا آخری نبی ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11293

اس حقیقی اطلاق کی موجودگی میں مجازی معنی تب ہی قابلِ اعتنا ہوں گے کہ یا حقیقی معنی اس مقام پر ناممکن الاستعمال ہوں اور یا مجازی معنی حقیقی معنی سے مغائر و متضاد نہ ہوں بلکہ اس کے ساتھ پوری مطابقت رکھتے ہوں۔

تب یہ بات واضح اور صاف ہے کہ اگر کوئی شخص بلاغتِ قرآن اور اعجازِ نظمِ قرآنی کے خلاف بلکہ عربیت کے عام اصول کے خلاف آیتِ کریمہ "خاتم النبیین" میں خاتم کے حقیقی معنی ترک کر کے بلحاظ اطلاق مجازی معنی "مہر" کے لیتا ہے تب بھی مجازی معنی اور مفہوم وہی صحیح اور لائقِ توجہ ہو سکتے ہیں جو حقیقی معنی "آخر" سے متبائن اور متخالف نہ ہوں اور "نبیوں کی مہر" کا یہ مطلب ہوگا کہ جس طرح کسی تحریر یا کسی شئے کے ختم پر "مہر" اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اُس پر تحریر یا شئے کا اختتام ہو گیا اور اب کسی بھی اضافے کی گنجائش باقی نہیں رہی اسی طرح ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء و مرسلین کے سلسلہ کے لیے "مہر" ہیں کہ آپ کے بعد اب فہرستِ انبیاء و رسل میں کسی اضافہ کی گنجائش نہیں رہی اور اس سلسلہ پر مہر لگ گئی اور جس طرح کاغذ یا لفافہ پر مہر ثبوت ہے اس امر کا کہ اب اس کے بعد کسی مضمون یا لفظ و جملہ کی توقع عبث ہے اسی طرح نبیوں کی مہر اس کے لیے کھلی دلیل ہے کہ اب کسی اضافہ کی توقع محال ہے پس "مہر" بہ اطلاق مجاز کے اس مفہوم کو چھوڑ کر اگر کسی خاص مزعومہ کی بناء پر یہ معنی مراد ہوں کہ ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں کے لیے مہر ہیں کہ جس طرح کوئی کاغذ یا تحریر جب ہی مستند ہوتی ہے کہ اس پر ذمہ دار شخصیت کی مُہر ثبت ہو اس طرح کوئی نبی یا رسول نہیں بن سکتا جب تک آپ اس کے لیے مُہرِ تصدیق نہ بن جائیں، تو یہ مراد دو وجہ سے باطل ہے اوّل اس لیے کہ یہ مفہوم حقیقی معنیٔ آخر کے متضاد و متبائن ہیں۔ دوئم اس لیے کہ ہزاروں یا لاکھوں انبیا علیہم السلام جو ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت سے قبل اس کائناتِ ارضی پر مبعوث ہو چکے اپنی اپنی اُمّت کے زمانہ میں ان کی نبوت غیر مستند اور ناقابلِ قبول رہی اس لیے کہ ان کی نبوت تصدیق کنندہ مُہر ان کی بعثت سے ہزاروں یا سیکڑوں برس کے بعد آئی جبکہ وُہ اپنے اپنے فرضِ منصبی سے سبکدوش ہو چکے تو اب بے سود و بے فائدہ۔ اور اگر یہ مُراد ہے کہ آپ کے بعد جو نبی آئیں گے ان کے لیے آپ مُہر ہیں تو یہ ترجیح بلا مرجح کیوں؟ کہ ہزاروں لاکھوں انبیاء و رسل کے لیے تو مُہر نہ بنے اور بعد میں آنے والوں کے لیے مُہر قرار پائے۔ اور اگر یہ مطلب ہے کہ اگلوں اور پچھلوں سب ہی انبیاء و رُسل کے لیے مہرِ تصدیق ہیں تب بھی اگلوں کے لیے مہر ہونا بے کار رہا کہ اُن کے وقتِ نبوت گزر جانے کے بعد مُہرِ تصدیق پہنچی۔

علاوہ ازیں یہ احتمالات خود ساختہ اور ظنی ہیں اور کسی ایک احتمال کے یقینی ہونے کی بھی قرآن میں صراحت موجود نہیں ہے تو پھر حقیقی اطلاق کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک اور حقیقی سے مطابق مجازی مفہوم سے روگردانی کے بعد ایسے احتمالات جو حقیقی مفہوم کا حق نہ ادا کرتے ہوں باطل نہیں تو اور کیا ہیں؟

پھر یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ قرآن کا حکیمانہ طریقِ استدلال یہ ہے کہ وُہ ایک مقام پر جو بات کہنا چاہتا ہے اس کو متعدد جگہ مختلف اسالیبِ بیان کے ساتھ اس طرح ادا کر دیتا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی خود ہی تفسیر بن جاتی اور حقیقتِ حال روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے اس حقیقت کو مفسرین نے اس طرح ادا کیا ہے کہ "القران یفسر بعضہ بعضا" یعنی قرآن کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کی خود تفسیر کر دیتا ہے چنانچہ یہی صُورتِ حال یہاں بھی موجود ہے وُہ یہ کہ قرآنِ حکیم اسلام کی خوبی بیان کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ	کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ	اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی
دِیْنًا۔	حیثیت میں پسند کر لیا۔

آیتِ کریمہ کو ایک مرتبہ خوب غور سے پھر پڑھیے اور دیکھیے کہ اس جگہ نہ خَاتَم ہے اور نہ خَاتِم کہ اس کو معرضِ بحث میں لا کر خود ساختہ احتمالات پیدا کیے جائیں۔ بلکہ یہاں صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو دینِ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ انسانی کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کا مرکز بنا ہوا ہے اس کو آج کامل اور اس نعمتِ دین کو تمام کر دیا گیا' اور ظاہر ہے کہ 'کامل' کا مقابل 'ناقص' اور 'تمام' کا متوازی 'ناتمام' ادھورا' ہوتا ہے یعنی ایک چیز آہستہ آہستہ ترقی پذیر تھی اور رفتہ رفتہ اس حد پر پہنچ گئی جس کے بعد اب ترقی کا خاتمہ ہے اس لیے کہ وہ کامل و مکمل ہو کر سامنے آگئی جس کے بعد ناقص یا ناتمام کے دہرانے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

سو اگر یہ صحیح ہے کہ اسلام دورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ کر ہی کامل اور تمام ہوا ہے تو بلاشبہ آیتِ کریمہ 'وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ' کے یہی معنی صحیح ہو سکتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین کے پیغامبر ہیں جو کائنات انسان کی ابتدا سے ہی رشد و ہدایتِ انسانی کا فرض انجام دے رہا ہے اور خدا کا پسندیدہ ہے 'وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ' اور انسانیت کی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ بھی روحانی مدارج ارتقا طے کرتے ہوئے آج 'کامل' اور 'تمام' ہو گیا اور اب کسی جدید پیغام کی حاجت نہیں رہی اور جب جدید پیغام کی ضرورت نہیں ہے تو اب نئے پیغامبر کی بھی ضرورت خود بخود باقی نہیں رہی اور رہتی دنیا تک یہی کامل پیغام اور پیغامبر انسانی دنیا کے لیے کافی اور بس ہے 'وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'۔

لہٰذا حقیقی اطلاق لیجیے یا مجازی 'خاتم' کے معنی اور مفہوم میں 'آخر'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا تصور غیر منفک اور لازم ہے اور اس کے خلاف جو کچھ بھی ہے وُہ باطل ہے۔

آیت کریمہ کا شانِ نزول اگرچہ ایک خاص واقعہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن اپنے مفہوم و معنی کے لحاظ سے ہمہ گیر اور غیر موقت ہے اور عربیت اور نقل و روایات دونوں لحاظ سے ایک ٹھوس حقیقت کا اظہار کرتی ہے۔

اس آیت کے تین حصے ہیں ایک میں کہا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اس لیے کہ آپ کی اولادِ ذکور حیاتِ مستعار کو پورا کر چکی اور آپ صُلبی بیٹا نہیں رکھتے اور اسلام میں لے پالک مُتبنّیٰ بے معنی رسم ہے اور اس سے دوسرے کا بیٹا گود لینے والے کا بیٹا نہیں بن جاتا اور اس کے احکام حاصل نہیں کر لیتا تو ایسی شکل میں زید (رضی اللہ عنہ) کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا ہر طرح غلط ہے۔ "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" مگر اس سے یہ احساس پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ جب آپ مردوں میں سے کسی کے صُلبی باپ نہیں ہیں تو اُمت کے ساتھ کس طرح آپ کو شفقتِ پدری ہو سکتی ہے حالانکہ اُمم سابقہ و سالفہ میں انبیاء و رُسل اپنی اپنی اُمتوں کے مشتر صُلبی باپ بھی رہے ہیں اور رُوحانی باپ بھی۔ یہ احساس اس لیے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیئے کہ اگرچہ آپ اُمتِ مرحومہ کے صُلبی باپ نہیں ہیں تو نہ ہوں مگر رُوحانی باپ تو ہیں جیسا کہ ہمیشہ انبیاء و رسل اپنی اپنی اُمتوں کے رُوحانی باپ ہوتے ہیں بلکہ روحانی باپ کا رشتہ و رابطہ تو صُلبی باپ سے بھی ہزار ہا درجہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وُہ مادی و رُوحانی دونوں تربیتوں کا کفیل و مربّی ہے اس لیے دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح آپ بھی خدا کے رسُول ہیں ' وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ' یہ آیت کا دوسرا حصّہ ہے۔

پھر بات اسی حد پر پہنچ کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اُمتِ مرحومہ کے لیے اس سے بھی بلند و بالا یہ بشارت ہے کہ آپ سے قبل جس قدر بھی رُوحانی باپ (انبیاء و رسل) گزرے ہیں علی قدرِ مراتب اُن میں اُمت کے لیے شفقت و رحمت کا جذبہ محدود رہا ہے کیونکہ وُہ جانتے تھے کہ ان کے گزر جانے کے بعد دوسرا رُوحانی باپ (نبی یا رسول) مبعوث ہو کر اُمت پر میری ہی طرح یا مُجھ سے زیادہ شفقت و تربیت کا حق ادا کرنے والا ہے لیکن ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شانِ رفیع ہے کہ آپ صرف اللہ کے رسول ہی نہیں ہیں بلکہ آخر الانبیاء والرسل ہیں جن کے بعد کسی نبی اور رسول کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ دین کامل ہو گیا اور خدا کی نعمت پُوری ہو گئی ایسی صُورت میں تم اندازہ کر سکتے ہو کہ اس کی شفقت و رحمت کا کیا ٹھکانا ہو گا ' جو مربّی یہ سمجھتا ہو کہ اب اگلوں کی طرح اس کے بعد دُوسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مربی آنے والا نہیں ہے کہ اُمت پر اپنی رحمت نچھاور کرے، اب تو رہتی دُنیا تک اُس کی آغوش تربیت وا رہے گی اور اسی کی نبوت و رسالت کا غیر منقطع سلسلہ جاری رہے گا۔ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔

خلاصہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مُبارک اس خصوصی امتیاز کی حامل ہے کہ اس کی بعثت کے بعد کسی نبی یا رسول کی بعثت کی حاجت باقی نہیں رہی اور اس طرح یہ حقیقت بھی روشن ہو گئی کہ ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کے باعث نہیں ہیں کہ انہوں نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا بلکہ جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اب یہ سلسلۂ نبوت و رسالت اس ارتقائی منزل پر پہنچ گیا ہے کہ آخری پیغام بن کر کامل و تمام ہو جائے، تو ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے چن لیا اور بلا شرکتِ غیرے ان کو یہ منصبِ عظمیٰ عطا فرمایا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ، پھر کسی نادان کا یہ کہنا کہ اگر آپ آخر الانبیاء و الرسل ہیں تو یہ آپ کی منقبت نہیں بلکہ نقص ہے کہ آپ اس رحمت کے لیے سدِ باب ثابت ہوئے جو نبوت و رسالت کے عنوان سے جاری تھی۔

اس نادان کا یہ خیال اسی طرح فاسد ہے جس طرح اس شخص کا خیال جس نے ایک محفل میں شرکت کی اور دیکھا کہ جو معزز مہمان بھی آتا ہے اُس کا پُر جوش استقبال ہوتا ہے اور اس سے محفل کی رونق میں اضافہ ہوتا جاتا ہے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اس نے دیکھا کہ ایک شخص ایسا بھی آپہنچا جس کو سب نے حاصلِ محفل سمجھ کر نہ صرف پُر جوش استقبال ہی کیا بلکہ تمام محفل کا سرتاج کہا اور اس کے بعد محفل اپنا کام کر کے ختم ہو گئی تو یہ نادان بہت کڑھا اور پچھتانے لگا کہ کاش یہ حاصلِ محفل نہ بنتا اور محفل اسی طرح سجی سجائی رہتی اور مہمانوں کی آمد کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہتا۔

ٹھیک اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء و الرسل ہونے پر یہ نادان اپنے فسادِ خیال کا اظہار کر رہا اور باطل تاویلات کے درپے ہو رہا ہے "یُضِلُّ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ"۔

قرآنِ عزیز نے اکثر مقامات پر 'نبی' اور 'رسول' کے ایک ہی معنی لیے ہیں۔ جس کو اردو میں پیغمبر سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن خاص خاص مقامات پر وہ نبی اور رسول میں فرق بھی کرتا ہے اس فرق کو علماء اسلام نے یوں ظاہر کیا ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص یعنی خدائے تعالیٰ جس شخصیت کو ہمکلامی کا شرف عطا فرماتے ہیں وہ 'نبی' کہلاتا ہے کیونکہ لغت میں 'نبی' خبر دینے والے کو کہتے ہیں۔ گویا جو شخص خدا سے براہِ راست لے کر بندگانِ خدا کو اس کے احکام کی خبر دے وہ نبی ہے قطع نظر اس امر کے کہ اس کو جدید کتاب یا جدید شریعت عطا کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو لیکن جب خدا نے ہم کلامی کے منصب کے ساتھ ساتھ اس شخصیت کو کتابِ جدید یا شریعتِ جدید

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عطا کی ہو تو اس کو رسول کہتے ہیں چنانچہ اس مقام پر قرآن حکیم نے اسی فرق و امتیاز کو معجزانہ اسلوب کے ساتھ ظاہر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں تک گزشتہ انبیاء و رسل کی فہرست کا تعلق ہے اس فہرست میں آپ کا منصب صرف نبی نہیں بلکہ رسول ہے اور خود قرآن اس کے لیے شہادت جاوید ہے اور جبکہ وہ پیغام الٰہی کے سلسلہ میں آخری پیغامبر ہیں تو اس جگہ یہ یقین کر لینا چاہیے کہ وہ صرف مصطلح رسولوں کے ہی آخر نہیں ہیں بلکہ سرتاسر سلسلہ نبوت کے لیے آخر ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ جب وہ خاتم الانبیاء ہیں تو خاتم الرسل بدرجہ اولیٰ و اتم ہیں کیونکہ جب عام ہی کا وجود مفقود ہے تو خاص کا وجود کس طرح کتم عدم سے ظاہر ہو سکتا ہے "وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ" اور اسی نمایاں حقیقت کو خود ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل صحیح حدیث میں برہان قاطع کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ "لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ" میرے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہے۔ "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ" بلاشبہ رسالت اور نبوت دونوں ختم ہو گئے بس میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ "خُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ" مجھ پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ کا خاتمہ ہو گیا۔ "أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ" میرا نام عاقب[1] ہے

---

[1] عاقب: انجام کو پہنچانے والا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بعد نبی کی بعثت نہیں ہے، "وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے[1]

4292

کتابت
جمیل مرزا

[1] مسند احمد، ترمذی، مسلم، بخاری وغیرہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہندوستان کا

کے معروف قومی اخبار الجمعیۃ دھلی (روزنامہ) پچیس سال قبل

شیخ الاسلام والمسلمین

حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی یاد میں

شائع ہونے والا ضخیم اور معلوماتی خصوصی نمبر

شیخ الاسلام نمبر

رحمہ اللہ تعالیٰ

نئی آب و تاب کے ساتھ عمدہ آفسٹ طباعت پر

بہت جلد منظرِ عام پر آ رہا ہے انشاءاللہ تعالیٰ

جس میں

حضرت شیخ الاسلام کے حالات، مجاہدانہ کارناموں اور تحریک آزادی میں قائدانہ کردار پر
نامور اہلِ قلم کے مقالات، سرکردہ شخصیات کے تاثرات، عالمی پریس اور شعراء کا خراجِ عقیدت

اور

قافلۂ ولی اللہی کی دو سو سالہ جدوجہدِ آزادی کی جھلکیاں

سائز $\frac{22 \times 33}{8}$ صفحات تقریباً چار سو، قیمت اصل لاگت سے بھی کم

اپنی کاپی آج ہی محفوظ کرا لیں

پیشکش مکتبہ مدنیہ ۴ باغبانپورہ جدید پوسٹ بکس ۲۵۴ گوجرانوالہ پاکستان فون ۵۶۵۶

زاہد الراشدی